احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 25

منگل 19 جون 2012ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 19 جون 2012ء 28 رجب 1433 ہجری 19 احسان 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 142

حواریان مسیحؑ کی ایک دعا

حواریان مسیحؑ کے اصرار پر کہ ہم پر مائدہ آسمانی نازل ہو اور رزق میں فراخی عطا ہو حضرت مسیح علیہ السلام نے یہ دعا کی جس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ مائدہ تو عطا کروں گا لیکن اس کی ناشکری کرنے والوں کو سخت عبرتناک سزا دوں گا۔ (المائدہ 113 تا 116)

اے اللہ، اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے (کھانوں سے بھرا ہوا) طشت اُتار جو ہم (مسیحیوں) میں سے پہلے حصہ کیلئے بھی عید (کا موجب) ہو اور آخری حصہ کیلئے بھی عید (کا موجب) ہو اور تیری طرف سے ایک نشان (ہو) اور تو (اپنے پاس سے) ہم کو رزق دے اور تو رزق دینے والوں میں سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ (المائدہ:115)

دعا کی حقیقت، قبولیت اور آداب، رفقاء حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کی قبولیت کے نظارے، واقعات اور روایات

دعاؤں کی قبولیت اور نشانوں سے اللہ تعالیٰ نے رفقاء کے ایمانوں کو مزید مضبوط اور صیقل کیا

وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان رکھتے ہوئے دعا کرتے ہیں، خدا تعالیٰ پھر ایسی دعاؤں کو سنتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جون 2012ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 جون 2012ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود دعا کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ بھی لازم ہے کہ جیسے ایک انسان دنیا کی راہ میں کوشش کرتا ہے ویسے ہی خدا کی راہ میں بھی کرے۔ دعا کرنا مرنا ہوتا ہے، دعا میں ایک موت ہے، اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح مر جاتا ہے۔ پوری سوزش اور گدازش کے ساتھ جب دعا کی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ روح گداز ہو کر آستانہ الٰہی پر گر جاتی ہے اس کا نام دعا ہے اور ایسی ہی دعا کو خداوند تعالیٰ سنتا اور قبول کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو صرف سطحی دعا نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان رکھتے ہوئے اور اس میں ڈوب کر دعا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ پھر ایسی دعاؤں کو سنتا ہے یا ایسی راہنمائی فرما دیتا ہے جو اگر دعا مانگنے والے کی خواہش کے مطابق نہ بھی ہو تب بھی تسلی اور تسکین کے سامان پیدا فرما دیتا ہے۔ آداب دعا کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ دعا بڑی عجیب چیز ہے مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کرنے والے آداب سے واقف ہیں اور نہ اس زمانے میں دعا کرنے والے ان طریقوں سے واقف ہیں جو قبولیت دعا کے ہوتے ہیں۔ دعا کیلئے سب سے اول اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے۔ اور اللہ تعالیٰ پر سوء ظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ پر بدظنی نہیں ہونی چاہئے۔ پس حضرت مسیح موعود نے دعا کی حقیقت و آداب کا یہ ادراک ہمیں عطا فرمایا اور سب سے بڑھ کر اپنے ان رفقاء کو عطا فرمایا جن کی آپ نے براہ راست تربیت فرمائی۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے بعض رفقاء کے واقعات اور روایات بیان فرمائیں جنہوں نے دعا کی حقیقت کو جانا، اللہ نے انہیں ان کی دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دکھائے، جن سے ان کے ایمان بھی مضبوط ہوئے اور دوسروں کی ہدایت کا بھی وہ لوگ باعث بنے۔ حضور انور نے جن رفقاء کے واقعات بیان فرمائے ان میں حضرت میاں محمد نواز خان صاحب، حضرت خلیفہ نور الدین صاحب سکنہ جموں، حضرت امیر خان صاحب، حضرت چوہدری امیر محمد خان صاحب، حضرت بابو عبدالرحمٰن صاحب، حضرت حافظ مبارک احمد صاحب، حضرت عبدالستار صاحب ولد عبداللہ صاحب، حضرت میر مہدی حسین صاحب، حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی، حضرت اللہ بخش صاحب اور حضرت مرزا غلام نبی صاحب شامل ہیں۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا روشن ستارے والا نشان جو حقیقۃ الوحی میں درج ہے، کی وضاحت بیان فرمائی اور پھر فرمایا کہ اس طرح اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کے رفقاء کو دعا کے بعض نشانات کی طرف اشارہ کرتا تھا اور پھر وہ نشانات ظاہر بھی ہوئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے ذریعے جو دعاؤں کی حقیقت اور آداب کا ادراک رفقاء کو حاصل ہوا۔ یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ وہ ہم میں سے ہر ایک کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا کے جو حالات ہو رہے ہیں اور جس طرح جنگ عظیم کا خطرہ ہے۔ اس بارے میں بھی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی بلکہ تمام انسانیت کو اس سے محفوظ رکھے۔ حضور انور نے آئندہ چند ہفتوں کے لئے اپنے دورہ امریکہ اور کینیڈا کے سفروں پر جانے اور ان جلسوں کے بابرکت انعقاد کیلئے احباب جماعت سے دعا کی تحریک کی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو شریروں کے شر سے محفوظ رکھے اور اپنے فضل سے احمدیت کی سچائی دنیا پر ظاہر فرمائے۔ آمین

احمدی طالبات متوجہ ہوں

❁ وہ تمام احمدی طالبات جنہوں نے بامر مجبوری کسی مخلوط (Co-Education) تعلیمی ادارہ میں داخلہ لینا ہو۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ نظارت تعلیم کے توسط سے حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت حاصل کریں۔ وہ طالبات جنہوں نے لاعلمی میں اجازت حاصل نہیں کی اور کسی ایسے ادارہ میں داخلہ لے لیا ہے وہ بھی نظارت تعلیم کے توسط سے اجازت کی درخواست دے سکتی ہیں۔

اسی طرح سیکرٹریان تعلیم جماعت سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اپنی جماعت میں جائزہ لے لیں کہ مخلوط (Co-Education) تعلیمی ادارہ جات میں داخلہ حاصل کرنے والی تمام طالبات یہ اجازت حاصل کر چکی ہیں۔ پردہ فارم دفتر نظارت تعلیم سے یا ای میل info@nazarattaleem.org کے ذریعہ حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے فون نمبر 0476212473 پر رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

ضرورت بایومیڈیکل انجینئر

(طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

❁ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں ایک بایومیڈیکل انجینئر کی ضرورت ہے۔ جس کا تجربہ Hospital Equipment میں ہو۔ ایسے خواہش مند حضرات اپنی CV اور درخواست ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے نام، اپنے صدر صاحب/امیر صاحب کی سفارش کے ساتھ ارسال کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

خطبہ جمعہ

مشکلات ومصائب اور ابتلاؤں کے دوران رفقاء حضرت مسیح موعود کے صبر واستقامت اور ثباتِ قدم، حضرت مسیح موعود کی صداقت پر مستحکم اور غیر متزلزل ایمان اور اللہ تعالیٰ کی نصرت وحفاظت اور تائیدات غیبی کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

ان واقعات میں اللہ تعالیٰ نے رفقاء کی جو معجزانہ حفاظت فرمائی اور اللہ تعالیٰ کا جو ان سے خاص سلوک تھا وہ یقیناً ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا باعث بنتا ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20/اپریل 2012ء بمطابق 20 شہادت 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

آج بھی میں (رفقاء) کے کچھ واقعات پیش کروں گا۔ جن میں سے سب سے پہلے تو وہ واقعات ہیں جن میں اُن کی ثابت قدمی کا اظہار ہوتا ہے۔

حضرت میاں عبداللہ خان صاحب جنہوں نے بیعت تو حضرت مسیح موعود کے زمانے میں کر لی تھی لیکن آپ کو دیکھا نہیں تھا، وہ بیان کرتے ہیں کہ جس سال تحصیل ظفر وال طاعون پڑی ہے، اُس سال میں پلیگ کلرک مقرر ہو کر سیالکوٹ سے ظفر وال گیا۔ صبح کے وقت چوہدری محمد حسین صاحب ساکن تلونڈی عنایت خان نے مجھے کہا کہ کیا تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ مانتے ہو۔ میں نے سائنس کے لحاظ سے کہا کہ نہیں۔ میرے دل میں کوئی تعصب کسی قسم کا نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ مسیح آنے والا مَیں ہوں اور مسیح بنی اسرائیل فوت ہو گیا ہے۔ میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں حضور کو نبی تسلیم کر کے بیعت کا خط اُسی وقت لکھ دیا۔ پھر مَیں ملازمت کے سلسلے میں کراچی اور پھر افریقہ چلا گیا۔ میرے والد غیر احمدی تھے۔ وہ بیعت کے وقت بالکل مخالف نہیں تھے لیکن علاقے کے وہابیوں میں سرکردہ آدمی تھے۔ لوگوں نے اُنہیں اکسایا کہ آپ کا لڑکا مرزائی ہو گیا ہے۔ 1911ء میں آپ نے مجھے افریقہ میں خط لکھ دیا کہ حضرت صاحب کو میرے الفاظ میں کہو (یعنی جو کچھ انہوں نے لکھوایا تھا) اگر نہیں کہو گے تو میں تم کو اپنی جائیداد سے عاق کر دوں گا۔ کہتے ہیں اُس وقت مَیں کینیا میں سلطان حمود سٹیشن پر سٹیشن ماسٹر تھا۔ مَیں نے آٹھ دس دن خط اپنے پاس رکھا۔ ایک رات کو اپنی بیوی سے عشاء کی نماز کے وقت اس کا ذکر کیا۔ بیوی بالکل اَن پڑھ تھی۔ اُس نے کہا کہ جب یہ لوگ حضرت صاحب کو مہدی ماننے کے لئے تیار نہیں تو ہم کو برا کہنے کے لئے کیوں کہتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے ہمارا انتظام پہلے ہی کر دیا ہے (یعنی روزی کا بندوبست کر دیا ہے) اس لحاظ سے بھی ہمیں کوئی فکر نہیں۔ آپ لکھ دیں کہ ہم ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں۔ آپ بیشک ہمیں جائیداد سے عاق کر دیں۔ کہتے ہیں مَیں نے ایسا ہی لکھ دیا۔ میرے والد صاحب نے جواب دیا کہ تم میرے اکلوتے بیٹے ہو۔ تم ہی میرے وارث ہو۔ میں نے لوگوں کے اکسانے سے ایسا لکھ دیا تھا۔ میں نے دوبارہ بھی لکھا مگر اُن کا یہی جواب آیا۔ میں جب رخصت پر آیا تو کوئی نو بجے کا وقت تھا۔ میں اور بھائی محمد حسین صاحب اور بھائی محمد عالم صاحب مرحوم والد صاحب کے ساتھ تبادلہ خیالات کر رہے تھے اور بحث گرما گرم تھی۔ میرے والد صاحب نے کہا کہ میں مرزا صاحب کو اُس وقت سے جانتا ہوں جب آپ سیالکوٹ میں ملازم تھے۔ میں آپ کو ملا کرتا تھا۔ آپ بہت نیک آدمی تھے۔ مجھے یاد ہے کہ میرے روبرو ایک مسلمان زمیندار سیالکوٹ کے مشرق کی طرف سے کسی گاؤں کا رہنے والا آپ کے پاس آیا اور مرزا صاحب کو کہنے لگا۔ یعنی حضرت مسیح موعود کو کہ مرزا جی! میں خیال کرتا ہوں کہ آپ وہ مہدی معلوم ہوتے ہیں جو آنے والا ہے۔ اُس وقت مرزا صاحب کی عمر بیس بائیس سال کی تھی اور میری عمر بھی قریباً اتنی ہی تھی۔ کہتے ہیں جب میرے والد صاحب کی زبان سے یہ الفاظ نکلے تو میں نے اپنے والد صاحب سے عرض کیا کہ آپ کے روبرو اس زمیندار کی زبان سے حضرت صاحب کی نسبت ایسے الفاظ نکلنے، یہ آپ کے لئے اللہ تعالیٰ نے حجت قائم کی ہے۔ مگر والد صاحب فرمانے لگے کہ خواہ مرزا صاحب سچے ہوں۔ میں نہیں مانوں گا۔ اس پر ہم لوگوں نے استغفار پڑھا اور اُٹھ کر چلے گئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء۔ غیر مطبوعہ۔ جلد 9صفحہ 66-65)

............ایک واقعہ مجھے یاد آ گیا۔ مکرم ثاقب زیروی صاحب نے لکھا ہے۔ چند دہائیاں پہلے ....ایک مولوی ہوتے تھے۔ وہ ایک جگہ تقریر کر رہے تھے، کہتے ہیں کہ مجھے بھی کان میں آواز پڑ گئی کیونکہ اتفاق سے میں اُس علاقے میں تھا۔ اور مولوی صاحب فرمانے لگے۔ ....، کہ اگر خدا تعالیٰ بھی مجھے آ کر کہے کہ مرزا صاحب سچے ہیں تب بھی میں نہیں مانوں گا۔ تو یہ تو ان کے ایمان کی حالت ہے۔

پھر ایک روایت ہے۔ علی محمد صاحب حضرت مولانا ابوالحسن صاحب کے حالات اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ”آپ بڑے پائے کے عالم تھے۔ حضرت اقدس کا نام اور پیغام تمام ڈیرہ غازی خان کے ضلع میں آپ کے ذریعے پہنچا۔ مخالفوں نے آپ کو بہت تکالیف دیں مگر آپ نہایت ثابت قدم رہے“۔(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء۔ غیر مطبوعہ۔ جلد 12صفحہ 126)اور مخالفت کی کبھی کوئی پرواہ نہیں کی۔ ہمیشہ (دعوت الی اللہ) کرتے رہے اور تکلیفیں اُٹھاتے رہے۔

حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی فرماتے ہیں کہ ”ایک دفعہ میں بہت گھبرایا ہوا مخالفت کا ستایا ہوا قادیان پہنچا تو حضور نے فرمایا حافظ صاحب! آپ کیوں گھبرائے ہوئے ہیں؟ اُس وقت حضور کے لہجہ کلام سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ حضور کچھ میری مالی مدد کرنا چاہتے ہیں۔ مگر میں اس خیال پر نہیں آیا تھا، (یعنی کہ میں اس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا تھا،) مقصد تو یہ تھا کہ میرا قلب مطمئن ہو جائے۔ دل مطمئن ہو جائے اور مخالفوں کی مخالفت سے دل نہ گھبرائے۔ (کیونکہ نبی کی صحبت سے بہرحال انسان ایک قوت پاتا ہے۔ اُس کی قوت قدسی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

سے اللہ تعالیٰ اس وقت سے قوت عطا فرماتا ہے۔ بہرحال کہتے ہیں میں تو اپنے دل کو مضبوط کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود کی مجلس میں حاضر ہوا تھا۔) کہتے ہیں اور نہ مامورین کے پاس اس لئے جانا چاہئے کہ اُن سے مال لیا جائے بلکہ حسبِ توفیق اُن کی خدمت میں کچھ نہ کچھ بطور ہدیہ پیش کیا جائے۔ حضور نے میرے لئے بہت دعا فرمائی اور بڑے تسلی بخش نصائح سے مطمئن کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے دل میں حضور کی نسبت ایک منٹ بھی شک وشبہ صداقت کے متعلق پیدا نہیں ہوا۔''

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء۔ غیر مطبوعہ۔ جلد 12 صفحہ 167-166)

حضرت بابو عبدالرحمٰن صاحب فرماتے ہیں کہ میری انکساری اور غریب مزاجی کی وجہ سے میرے سب رشتہ دار اور دوست اور محلے والے اور شہر والے میرے سے خوش تھے اور تعریف کیا کرتے تھے مگر اب ایک دَم بیعت کی خبر سن کر سب رشتے دار (علاوہ جدّی رشتہ داروں کے، کیونکہ جدی رشتہ دار بفضلِ خدا سب میرے ساتھ بیعت میں شامل تھے،) اور دوست اور محلّہ دار اور رشتے دار درہم برہم ہوگئے اور دشمن ہوگئے۔ (اور یہی انبیاء کی جماعتوں سے سلوک ہوتا ہے۔ جب نبیوں کے ساتھ سلوک ہوتا ہے تو اُن کے ماننے والوں کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوتا ہے۔ سارے دشمن ہو جاتے ہیں۔ وہی لوگ جو تعریفیں کیا کرتے ہیں بلکہ اس بات کے قائل ہوتے ہیں کہ یہ نیک ہے، بڑا نیک ہے وہی دشمن ہوتے ہیں۔ مَیں پہلے بھی ایک دفعہ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے بارے میں سنا چکا ہوں۔ ایک دفعہ میں فیصل آباد کے ایک گاؤں میں گیا تو وہاں غیر احمدی بیٹھے تھے۔ اُن کی بڑی تعریف کرنے لگے کہ ایسا نیک اور پارسا اور تقویٰ شعار اور صحیح کیس لینے والا اور سچ بولنے والا وکیل ہم نے نہیں دیکھا۔ لیکن ایک نقص اُس میں ہے کہ وہ قادیانی ہے۔ تو یہی پھر انہیں سب سے بڑا نقص نظر آتا ہے۔ بہرحال یہ کہتے ہیں سب میرے دشمن ہوگئے) اور طرح طرح کی تکلیف اور ایذا دہی کے درپے ہوئے۔ کبھی پنچائت کرتے اور حقہ پانی بند کرتے اور کبھی مولویوں کو بلا بلا کر ہمارے خلاف وعظ کراتے اور رشتہ داروں اور دوستوں اور پبلک کو ہمارے خلاف برانگیختہ کرتے۔ ایک دکاندار شیر فروش ہمارے ساتھ تھا۔ (یعنی دودھ بیچنے والا۔) اُس سے دودھ لینا بند کرا دیا۔ مزدوروں سے مزدوری کرانی بند کرا دی اور ناطہ رشتہ بند کر دیئے اور لوگوں کو نصیحت کرتے کہ اگر کوئی احمدی کے مکان کے نیچے سے گزرے گا تو کافر ہو جائے گا۔ قدرت خدا کی، (اللہ تعالیٰ بھی کس طرح بدلے لیتا ہے۔ کہتے ہیں) جو مولوی نصیحت کرتے تھے، وہی میرے گھر پہ آ کر کھانا کھا لیا کرتے تھے۔ (یعنی عمل کچھ اَور اور نصائح کچھ اَور۔ جب مولوی کا یہ عمل دیکھا تو لوگ ان باتوں کو دیکھ کر بہت پشیمان ہوئے۔ پھر کہتے ہیں کہ) بیعت کرنے کے بعد ہم نے نماز باجماعت چونکہ غیر احمدی امام کے پیچھے پڑھنی ترک کر دی تھی، یا تو علیحدہ علیحدہ نماز پڑھ لیتے یا اپنے میں سے کسی کو امام بنا لیتے۔ اس پر محلے والے تنازعہ اور جھگڑے کرنے لگے۔ ہم نے رفعِ شر کے لئے نماز باجماعت (بیت) میں اپنے امام کے پیچھے بھی پڑھنی ترک کر دی۔ بلکہ اپنے مکان پر نماز باجماعت پڑھ لیتے۔ کہتے ہیں جو میں نے کرائے پر لیا ہوا تھا۔ یہ مکان بھی (اس بات پر کہ ہم نمازیں پڑھتے ہیں) مالک مکان نے خالی کرا لیا۔ پھر جب میں نے کرائے پر دوسرا مکان لے لیا اور نماز باجماعت وہاں پڑھنی شروع کر دی تو اس عرصہ میں کہتے ہیں کہ ہم نے تعمیر مسجد کے لئے ایک شخص مسمی رمضان سے جو احمدی تھا، تین دوکانات مع کچھ زمین کے خرید لیں اور اس دوران میں ڈاکٹر بشارت صاحب جو ایک احمدی تھے، وہ بھی وہاں پر بطور پروینشل اسسٹنٹ سرجن ہو کر آ گئے۔ جماعت کو ڈاکٹر صاحب موصوف کے آنے سے بڑی تقویت ہوگئی۔ وہ بڑے جوشیلے تھے۔ مغرب، عشاء، فجر کی نماز باجماعت دکان میں پڑھ لیتے۔ ڈاکٹر صاحب کو اپنا امام بنا لیتے۔ دکانات لبِ سڑک تھیں۔ بلاخوف وخطر دکان میں آتے اور نماز کی جماعت کراتے۔ ڈاکٹر صاحب ہر وقت (دعوت الی اللہ) میں مصروف رہتے۔ اور جوش میں فرمایا کرتے تھے کہ میرا دل تو یوں چاہتا ہے کہ ایک کپڑے پر موٹے موٹے حروف میں یہ لکھ کر کہ ''عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں'' اور اپنے سینے پر کوٹ میں لگا کر منادی کرتا پھروں کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء۔ غیر مطبوعہ۔ جلد 12 صفحہ 248-246)

حضرت شیخ عطاء اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ قادیان سے بیعت کی منظوری بذریعہ خطوط پہنچی اور ساتھ ہی کچھ لٹریچر سلسلے کا جن میں اخبار الحکم بھی تھا ہم لوگوں کو بھیجا گیا۔ (یہ اخبار بھی منظوری کے ساتھ بھیجا گیا) جس کی ہم نے اشاعت کی۔ لوگوں میں چرچا ہوا اور چرچے کے بعد مخالفت کا بازار شدید طور پر گرم ہوگیا۔ جابجا جلسے ہونے لگے جن میں ہم لوگوں کو پکڑ پکڑ کر جبراً کھینچ گھسیٹ کر لے جایا جاتا اور توبہ پر مجبور کیا جاتا۔ (توبہ کرو کہ مرزا صاحب سچے نہیں۔ ہم اب مرید نہیں رہے۔ خیر کہتے ہیں کہ) بعض کمزور لوگ جو تھے پھسلنے لگے، (سختی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اُن میں استقامت نہیں تھی) اور ہوتے ہوتے نوبت یہاں تک پہنچی کہ حضرت حافظ صوفی تصور حسین صاحب اور شیخ سعد اللہ صاحب جو کہ براہِ راست صوفی صاحب کے مرید تھے اور یہ عاجز باقی رہ گئے اور دوسرے سبھی لوگ دشمنوں کے دباؤ کی برداشت کرنے سے خائف ہو کر پھر گئے۔ (اب تین آدمیوں کے علاوہ باقی سب احمدیت چھوڑ گئے۔ سختیاں برداشت نہ کر سکے۔ لیکن ان لوگوں نے سختیاں برداشت کیں۔ استقامت دکھائی۔ لکھتے ہیں کہ) صوفی صاحب کو اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔ وہ قادیان پہنچ کر نورِ نبوت سے حصہ پا چکے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی خاص الخاص حکمت اور مصلحت نے میرے دل کو غیب سے منور فرمایا۔ (صوفی صاحب تو قادیان جا کے حضرت مسیح موعود کو دیکھ آئے تھے۔ اُن کا ایمان مضبوط تھا، لیکن میں ابھی تک نہیں گیا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر بھی فضل فرمایا اور میرے دل کو روشن رکھا۔) اپنی قدرت نمائی سے منور فرمایا۔ مجھ پر مخالفت کا کوئی اثر نہ ہوا۔ نہ میں اُن کے دباؤ سے دبا۔ بلکہ جتنا وہ دباتے اور ڈراتے، میرا ایمان خدا کے فضل اور رحم سے زیادہ مستحکم ہوتا۔ اُن کے مطالبۂ توبہ کو مَیں یہ کہتے ہوئے ٹھکرا دیا کرتا کہ توبہ کس بات سے آپ کرواتے ہیں؟''

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء۔ غیر مطبوعہ۔ جلد 12 صفحہ 313-312)

پھر ایک روایت حضرت میاں عبدالمجید خان صاحب کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ''ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ مخالفوں نے ایک بھاری جلسہ کر کے بہت شور مچایا اور ہنگامہ برپا کیا۔ جس میں نشانہ عداوت وبغض صرف یہ عاجز تھا۔ (یعنی حضرت میاں عبدالمجید خان صاحب۔ اُن کو ساری دشمنی کا نشانہ بنایا۔) انہوں نے میرے خلاف بہت سی تجاویز کیں۔ بائیکاٹ کا خوف دلایا۔ پولیس تک کو میرے خلاف بھڑکایا اور مجھے ایک فسادی اور باغی کے نام سے یاد کر کے جاہل لوگوں کو میرے خلاف اس رنگ میں بھڑکایا کہ میری جان کے لالے پڑ گئے۔ اُن حالات سے متاثر ہو کر (اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک بیان کرتے ہیں کہ کیا تھا؟) کہ میں ایک رات جنگل میں نکل گیا۔ قبلہ رُخ ہو کر دست بستہ کھڑا ہو گیا اور اپنے طریق سے سیدنا حضرت مسیح موعود کو عالمِ خیال میں مخاطب کر کے عرض کیا کہ حضور اس خطرناک موقع میں دست گیری اور رہنمائی کا کوئی سامان فرمائیں۔ اور میں نے یہ التجا اور دعا اس الحاح اور سوز وگداز سے کی اور رو رو کر عرض حال اور مشکل پیش آمدہ کا ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے میری آہ وبکا کو سنا۔ (یہاں میں وضاحت کر دوں کہ یہ کوئی شرک والی حالت نہیں تھی جس طرح پیروں فقیروں پہ جا کے مانگا جاتا ہے، سجدے کئے جاتے ہیں یا اُن کے حوالے دیئے جاتے ہیں۔ بہرحال ان کا اپنا ایک انداز تھا۔ حضرت مسیح موعود کو بھی ذہن میں لائے کہ ظلم سے اللہ تعالیٰ بچائے۔ اس بات کی وضاحت کہ حضرت مسیح موعود سے نہیں مانگا جا رہا تھا، اللہ تعالیٰ سے ہی مانگا جا رہا تھا، اُن کا یہ فقرہ ہے جو اس کی وضاحت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری آہ وبکا کو سنا۔ حضرت مسیح موعود کا حوالہ دیا تو یہ نہیں کہا کہ حضرت مسیح موعود نے سنا۔ جس طرح ہمارے ہاں عام طور پر لوگ پیروں فقیروں کی قبروں پر جا کر پھر یہ کہتے ہیں کہ فلاں پیر صاحب نے ہماری بات سن لی اور ہمیں فلاں چیز عنایت کر دی۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری آہ وبکا کو سنا۔ خیر) رات اُسی حالت میں اور فکر میں سو گیا۔ (خواب میں) کیا دیکھتا ہوں کہ مخالفوں نے میرے مکان کا گھیرا کر لیا ہے۔ اور چاروں طرف سے آوازیں کَس رہے ہیں کہ اس شخص کو اب جان ہی سے مار ڈالو۔ اسی اثناء میں سیدنا حضرت مسیح موعود مجھ پر نمودار ہوئے اور میرے بازوؤں کو اپنے دستہائے مبارک سے پکڑ کر میرا منہ آسمان کی طرف کرایا اور فرمایا کہ آسمان کی طرف اُڑ جاؤ۔ چنانچہ حضور کی قوتِ قدسیہ ہی کے سہارے میرے جیسا بے پر انسان زمین سے اُڑ کر آسمان کی طرف چلا گیا۔ مخالفین اپنے ارادے میں ناکام حیران کھڑے دیکھتے رہے۔ اُس وقت خواب کے بعد میری آنکھ خوشی کے مارے کھل گئی اور مجھے یقینِ کامل ہو گیا کہ واقعی سیدنا حضرت اقدس خدا کے ایک راستباز اور صادق فرستادے ہیں۔ چنانچہ دوسرے روز

صبح کو جب پھر مخالف لوگ میرے گرد جمع ہوئے تو میں نے اُن سے صاف کہہ دیا کہ خدا نے اپنی قدرت نمائی سے اب مجھے وہ طاقت بخش دی ہے کہ اگر تم لوگ آروں سے بھی میرے جسم کو چیر دو تو یہ دل اور یہ منہ اس صداقت سے اب پھر نہیں سکتے۔ (کہتے ہیں) دوسری رات کو پھر خواب میں دیکھتا ہوں کہ پولیس نے میرے مکان کا احاطہ کر رکھا ہے۔ (یہ دشمنی تو ختم نہیں ہو رہی تھی۔ روز اُن کے خلاف جلسے جلوس ہو رہے تھے۔) اور پولیس والے کہہ رہے ہیں کہ پبلک سے تو یہ شخص بچ گیا مگر چونکہ اس نے ایک قسم کا فساد اور بدامنی پھیلا رکھی ہے، اب حکومت اُس کو اپنے انتظام سے دبائے گی اور اگر یہ باز نہ آیا تو اُس کو جان سے مار دیا جائے گا۔ پولیس کے اس حملے اور گھیرے سے میں (خواب میں) سخت پریشان ہوا۔ (کہتے ہیں) مگر اچانک پھر کل رات کی طرح میرے آقا سیدنا حضرت مسیح موعود مجھ پر ظاہر ہوئے اور اسی طرح میرے دونوں بازو اپنی شفقت سے پکڑے۔ میرا منہ آسمان کی طرف کیا اور فرمایا کہ آسمان کی طرف اُڑ جاؤ۔ چنانچہ میں پھر کل کی طرح زمین سے آسمان کو اُڑنے لگا اور پولیس وغیرہ کے حملے سے نجات پا گیا۔ الحمدللہ۔ چنانچہ دونوں رؤیا میں میرا ایمان میخ آہن کی طرح مضبوط اور پہاڑ کی چٹان کی طرح راسخ ہو گیا۔ اور حضور پُر نور کی صداقت ایسے رنگ سے دل میں گڑ گئی کہ کاٹے کٹے نہ توڑے ٹوٹے۔ (اب اس کو کوئی نہ توڑ سکتا ہے نہ کاٹ سکتا ہے۔) (کہتے ہیں کہ) اب دل میں ایک جوش اور اُمنگ پیدا ہوئی کہ اس فرستادہ الٰہی کی زیارت سے بھی مشرف ہو سکوں۔ (اُس وقت تک آپ نے دیکھا نہیں تھا) چنانچہ میں نے حضرت کے حضور خط لکھا جس کے جواب میں حضور نے رقم فرمایا کہ میاں عبدالمجید آپ فوراً قادیان چلے آئیں۔'' تو اللہ تعالیٰ اس طرح بھی ایمانوں کو مضبوط کرتا ہے اور یہ کیفیت آج بھی بہت سارے لکھنے والے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن میں پیدا کرتا ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء۔ غیر مطبوعہ۔ جلد 12 صفحہ 279-278)

حضرت امیر خان صاحب کی روایت ہے۔ اپنا واقعہ لکھتے ہیں کہ ''جب میں بیعت کر کے دارالامان قادیان سے واپس اپنے گاؤں اہرانہ آیا تو مسمّی مہتاب خان جو ایک کھڑ پینچ تھا (اور کچھ بڑا اپنے آپ کو سمجھتا تھا) اور کچھ معمولی نوشت وخواند کی وجہ سے پرلے درجے کا مغرور تھا (یعنی معمولی پڑھا لکھا آدمی تھا۔) اور ہمہ دانی کا مدعی تھا۔ (یعنی بہت کچھ اب اُس کو آتا ہے۔ ہر چیز میں اپنے آپ کو ماہر سمجھتا تھا) میری مخالفت پر تل گیا اور زبان درازی میں حد سے گزر گیا۔ مگر میں صبر سے کام لیتا رہا۔ آخر کار اُس کے کنبے میں طاعون پھوٹ پڑی اور اس قدر تباہی ہوئی کہ بہو اور بھابھی اور جوان لڑکا جو ایک ہی تھا وہ سب کے سب چند دنوں میں پلیگ کا شکار ہو گئے اور کوئی روٹی پکانے والا بھی نہ رہا۔ اُس کی ایک لڑکی جو نزدیک ہی دوسرے گاؤں میں بیاہی ہوئی تھی، اُس کے جا کر روزانہ روٹی کھاتا مگر شریکوں کی روٹی کھانا، (یعنی بیٹی کے سسرال میں جا کر روٹی کھانا) اُس کے لئے موت سے بدتر تھا۔ مہتاب خان مذکور کی عمر اُس وقت ساٹھ سال سے کچھ اوپر ہو گی اور جائیداد غیر منقولہ صرف ڈیڑھ گھماؤں کے قریب باقی ہو گی۔ (یہ ڈیڑھ گھماؤں ایکڑ سے بھی کم ہوتا ہے) ایک دن صبح کے وقت نماز فجر کے بعد میں ایک ...... میں قرآن کریم کی تلاوت کر رہا تھا کہ وہ میرے پاس آیا اور کہا کہ دیکھ میری حالت کیا ہے؟ اور کعبے کی طرف ہاتھ کر کے کہنے لگا کہ مجھے کوئی مرزا صاحب سے عناد نہیں ہے۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء۔ غیر مطبوعہ۔ جلد 6 صفحہ 127-126)۔ (کوئی دشمنی نہیں ہے۔ یہ حالت ہوئی تو تب اُس کو خیال بھی پیدا ہوا۔)

رفقاء کی استقامت کے یہ چند واقعات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو ایسی جماعت عطا فرمائی ہے جو ثابت قدمی اور استقامت میں آج بھی غیر معمولی نمونے دکھانے والی ہے۔ کئی خطوط مجھے آتے ہیں، کئی لوگ مجھے ملتے ہیں اور اپنے واقعات سناتے ہیں۔ یہ نمونے دکھانے والے جہاں مرد ہیں، وہاں عورتیں بھی ہیں۔ پس جو جاگ حضرت مسیح موعود کی قوت قدسی کی وجہ سے رفقاء میں لگی تھی اللہ تعالیٰ نے اب تک اُسے جاری فرمایا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن رفقاء کے بھی درجات بلند فرمائے جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو قبول فرمایا اور استقامت سے ثابت قدمی دکھائی اور اُن کی اولادوں کو بھی استقامت بخشے۔ اور اب شامل ہونے والوں، جو ہم میں موجود ہیں اور آئندہ شامل ہونے والوں کے ایمانوں کو بھی قوت اور طاقت بخشے اور استقامت بخشے۔

استقامت کے علاوہ بھی کچھ واقعات ہیں جو میں پیش کرتا ہوں۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے رفقاء کی جو معجزانہ حفاظت فرمائی اور اللہ تعالیٰ کا اُن سے جو خاص سلوک تھا، اُس کا ذکر ہے جو یقیناً ہمارے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث بنتا ہے۔

حضرت مرزا برکت علی صاحب بیان فرماتے ہیں کہ ''بندہ 4/اپریل 1905ء کے زلزلہ عظیم میں بھاگسو ضلع کانگڑہ بمقام ایردھرم سالہ ایک مکان کے نیچے دب گیا اور بصد مشکل باہر نکالا گیا تھا۔ اُس موقع کے چشم دید گواہ بابو گلاب دین صاحب اوورسیئر پنشنر جو اُن ایام میں وہاں پر بطور سب ڈویژنل آفیسر تعینات تھے، آج سیالکوٹ میں زندہ موجود ہیں۔ اس واقعہ کے ایک دو ماہ قبل جب حضرت مسیح موعود نے اس زلزلہ عظیم کی پیشگوئی شائع فرمائی تھی۔ (اُس سے چند ماہ پہلے اس زلزلہ کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود نے فرمائی تھی) کہتے ہیں۔ بندہ خود بھی قادیان دارالامان موجود تھا (جب حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا ہے) اور حضور کے شائع فرمودہ اشتہارات ہمراہ لے کر دھرم سالہ چھاؤنی پہنچا اور وہ اشتہارات متعدد اشخاص کو تقسیم بھی کئے تھے۔ چونکہ بندہ وہاں بطور کلرک کام کرتا تھا اور عارضی ملازمت میں مجھے فرصت حاصل تھی۔ اس لئے بندہ وہاں وقتاً فوقتاً مرزا رحیم بیگ صاحب احمدی (رفیق) کو بھی ملنے جایا کرتا تھا۔ مرزا صاحب موصوف مغلیہ برادری کے ایک بڑے خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور اُن کے دوسرے بھائی احمدی نہ تھے۔ صرف اُن کی اپنی بیوی بچے اُن کے ساتھ احمدی ہوئے اور باقی تمام لوگ اُن کی سخت مخالفت کرتے تھے۔ اور جو احمدی ہوئے یہ سب لوگ جو تھے وہ محفوظ رہے اور بعض اور احمدی بھی جو مختلف اطراف سے وہاں پہنچے ہوئے تھے۔ مختلف جگہوں سے آئے ہوئے وہاں رہتے تھے۔ یہ کہتے ہیں وہ بھی سب کے سب اس زلزلے کی تباہی میں بچ گئے۔ وہ لکھتے ہیں کہ حالانکہ میرے خیال میں جو اموات کا اندازہ تھا نوے فیصد جانوں کا نقصان تھا۔ اور ایسے شدید زلزلے میں ہم سب احمدیوں کا بچ جانا ایک عظیم الشان نشان تھا۔ اس کی تفصیل اگر پوری تشریح سے لکھوں تو یقیناً ہر طالبِ حق خدا تعالیٰ کی نصرت کو احمدیوں کے ساتھ دیکھے گا۔ (یعنی جو حق کو جاننا چاہتا ہے وہ اس زلزلے کے واقعات کو سن کر ہی یقیناً یہ محسوس کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت احمدیوں کے ساتھ ہے۔) کہتے ہیں کہ کیونکہ میرے اہل وعیال بلکہ خانصاحب گلاب خان صاحب کے اہل وعیال اور مستری اللہ بخش صاحب سیالکوٹی اور اُن کے ہمراہ غلام محمد مستری اور دوسرے احمدی احباب کے اس زلزلے کی لپیٹ سے محفوظ رہنے کے متعلق جو قدرتی اسباب ظہور میں آئے اُن میں ایک ایک فرد کے متعلق جدا جدا نشان نظر آتا ہے۔ خصوصاً مستری الٰہی بخش صاحب کی وہاں سے ایک دن قبل اتفاقی روانگی اور ہمارے اہل وعیال کا کچھ عرصہ قبل وہاں سے وطن کی طرف مراجعت کرنا (واپس آنا) اور زلزلے سے پیشتر بعض احباب کا دوکان سے باہر نکل جانا اور زلزلے میں دَب کر عجیب وغریب اسباب سے باہر نکلنا، یعنی جو دب گئے وہ سب باتیں بھی بطور نشان تھیں۔ اور میرا ارادہ ہے کہ اُس پر تفصیل سے ایک مضمون لکھ کر ارسالِ خدمت کروں۔ (پتہ نہیں بعد میں انہوں نے لکھا کہ نہیں لیکن بہر حال کہتے ہیں) فی الحال مختصراً اُن مقامات کا تذکرہ کیا گیا ہے (جب انہوں نے روایت درج کروائی ہے) جن کا تعلق حضرت مسیح موعود سے ملاقات کے سلسلے میں پیش آیا۔ کہتے ہیں اس زلزلے کے کچھ دن بعد جب خاکسار قادیان میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور اُن ایام میں آم کے درختوں کے سائے میں مقبرہ بہشتی کے ملحقہ باغ میں خیمہ زن تھے۔ (خیمہ میں رہا کرتے تھے۔) جب بندہ نے حضور سے ملاقات کی تو حضور نے میرے متعلق کئی سوال کئے کہ آپ مکان کے نیچے دَب کر کس طرح زندہ نکل آئے۔ تو بندہ نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے مستری اللہ بخش صاحب احمدی کی چارپائی نے بچایا جو ایک بڑی دیوار کو اپنے اوپر اُٹھائے رکھے، (جس نے بڑی دیوار کو اپنے اوپر اُٹھائے رکھا) اور مجھے زیادہ بوجھ میں نہ دبنا پڑا۔ ایسے ہی حضور نے اور احمدیوں کے متعلق سوالات کئے اور بندہ نے سب دوستوں کے محفوظ رہنے کے متعلق شہادت دی۔ حالانکہ حضور اس سے قبل اشتہار میں شائع فرما چکے تھے کہ زلزلے میں ہماری جماعت کا ایک آدمی بھی ضائع نہیں ہوا۔ اور مجھے یقین ہے کہ حضور کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کا علم ہو چکا تھا۔ ورنہ مجھ سے قبل دھرم سالے کوئی احمدی حضور کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا تھا۔ (دھرم سالے سے کوئی احمدی بھی حضرت مسیح موعود

کی خدمت میں نہیں آیا تھا۔ یہ پہلے آدمی آئے تھے اور ان سے ہی حضرت مسیح موعود نے ساری تفصیلات معلوم کیں۔ لیکن جو اشتہار تھا کہ اس زلزلے میں کسی بھی احمدی کو کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا، اس بارے میں آپ نے اشتہار فرما دیا تھا۔) تو کہتے ہیں پس حضور سے بندہ کی ملاقات جو زلزلہ کانگڑہ کے بعد ہوئی، اس میں احمدیوں کے بچ جانے کو حضور نے ایک نشان قرار دیا ہے اور خصوصاً میرا اپنا زلزلہ میں دب کر بچ جانا نشان ہے جس کا بذریعہ تحریر اعلان کر دیا گیا ہے۔ مبارک وہ جو اس چشم دید نشان سے عبرت پکڑیں اور خدا کے فرستادے پر ایمان لائیں۔''

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ رفقاء۔ غیر مطبوعہ۔ جلد 3 صفحہ 3-1)

حضرت چوہدری عبدالحکیم صاحب بیان کرتے ہیں کہ اتفاقاً میری ملاقات مولوی بدرالدین احمدی سے ہوئی جو شہر کے اندر ایک پرائمری سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ انہوں نے مجھے اخبار الحکم پڑھنے کو دیا۔ مجھے یاد ہے کہ اخبار الحکم کے پہلے صفحے پر خدا تعالیٰ کی ''تازہ وحی'' اور ''کلماتِ طیبات امام الزمان'' لکھے ہوئے ہوتے تھے۔ (دو ہیڈنگ ہوتے تھے کہ تازہ وحی اور کلماتِ طیبات امام الزمان۔ پہلے صفحہ پر یہ دو عنوان ہوتے تھے۔) کہتے ہیں میں ان کو پڑھتا تھا اور میرے دل کو ایک ایسی کشش اور محبت ہوتی تھی کہ فوراً حضرت مسیح موعود کی خدمتِ اقدس میں پہنچوں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال ہوا اور باوجود اہلِ حدیث کے (-) کے بہکانے اور ورغلانے کے میں نے تھوڑے ہی عرصے میں قبول کر لیا۔ مولوی بدرالدین صاحب نے مجھے قادیان فوراً جانے کا مشورہ دیا اور میرے ساتھ ایک اور اہلِ حدیث (-) بھی تیار ہو گئے۔ وہ (-) سلطان محمود صاحب اہلِ حدیث کے شاگردِ خاص تھے۔ لکھتے ہیں کہ میری تنخواہ اُس وقت پندرہ روپے تھی اور غربت کی حالت تھی۔ میں نے رخصت لے لی۔ چونکہ ریلوے پاس کا ابھی حق نہ تھا۔ میں نے بمع دوسرے دوست کے امرتسر کا ٹکٹ لیا۔ کیونکہ ہمارے پاس قادیان کا کرایہ پورا نہ تھا۔ امرتسر پہنچ کر ہمارا ٹکٹ ختم ہو گیا اور ہم نے بٹالے والی گاڑی میں سوار ہونا تھا مگر ہمارے پاس صرف آٹھ آنے کے پیسے تھے۔ اس لئے ہم نے دو دو آنے کا ویرکے کا ٹکٹ لے لیا اور گاڑی میں سوار ہو گئے۔ ویرکے سٹیشن پر جب گاڑی پہنچی تو ہمارا ٹکٹ ختم ہو چکا تھا مگر ہم نہ اُترے اور گاڑی روانہ ہو گئی۔ جب دوسرے سٹیشن کے درمیان گاڑی جا رہی تھی کہ ریلوے کا ایک ملازم ٹکٹ پڑتال کرنے آیا اور سب مسافروں سے ٹکٹ دیکھنا شروع کیا۔ چونکہ ہمارا ٹکٹ پچھلے سٹیشن کا تھا اور ہمارے پاس رقم بھی نہ تھی۔ ہم دونوں اپنی بے عزتی ہونے کی وجہ سے بہت پریشان اور ہراساں ہوئے اور سوائے اللہ تعالیٰ کا دامن پکڑنے کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ ہم دونوں نے مل کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ہم تیرے سچے مسیح کی خدمت میں جا رہے ہیں۔ ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔ اپنے مسیح موعود کی خاطر جو تیرا پیارا ہے ہماری پردہ پوشی فرما اور ہم کو بے عزتی اور رسوائی سے بچا۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعا قبول فرمائی۔ جب ریلوے ملازم نے ہم سے ٹکٹ طلب کیا تو ہم نے وہی ٹکٹ جو پچھلے سٹیشن کے تھے اُس کو دے دیئے اور مجھے خوب یاد ہے کہ اُس نے وہ ٹکٹ اچھی طرح دیکھ کر ہم کو واپس دے دیئے اور ہمیں کچھ بھی نہ کہا اور دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ یہ ہمارے لئے ایک معجزہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سچے اور پاک مسیح کی خاطر ہماری پردہ پوشی فرمائی اور ہم کو رسوائی سے بچا لیا اور یہ واقعہ ہمارے لئے تقویتِ ایمان کا باعث ہوا اور حضرت مسیح موعود کی سچائی ہمارے لئے اظہر من الشّمس ہو گئی۔ بٹالہ سے اُتر کر ہم پیدل قادیان کے لئے روانہ ہوئے اور ظہر کے وقت دارالامان پہنچے۔''

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء۔ غیر مطبوعہ۔ جلد 3 صفحہ 123-121)

حضرت اللہ دتہ صاحب ہیڈ ماسٹر فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ نے مجھے ہزاروں موتوں اور آفات سے غیر معمولی فضل سے بچایا۔ میں نے سانپوں کو پکڑا۔ سانپوں پر چڑھ گیا اور سانپ مجھ پر چڑھے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر جگہ سے بال بال بچایا۔''

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ رفقاء۔ غیر مطبوعہ۔ جلد 7 صفحہ 121)

حضرت ماسٹر ودھاوے خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ ''امرتسر کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ یہاں پر طاعون بہت زوروں پر تھی۔ میں ایک دن سکول سے گھر آیا تو میری اہلیہ صاحبہ دروازے پر کھڑی تھیں۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا بات ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے اندر چوہے مرے پڑے ہیں اور گھبراہٹ کا اظہار کیا۔ میں نے بڑے یقین سے کہا کہ فکر نہ کرو۔ ہماری جماعت طاعون سے محفوظ رہے گی اور کوئی اندیشہ نہیں۔ اس کے بعد میں نے جھاڑو دے کر مکان کو صاف کر دیا۔ دوسرے دن پھر ایسا ہی واقعہ ہوا اور چوہوں کے ساتھ کیڑے بھی بہت سے تھے۔ میں نے پھر اُن کو صاف کر دیا اور اہلیہ کو تسلی دی کہ کوئی فکر نہیں۔ ہماری جماعت اس سے محفوظ رہے گی۔ تیسرے چوتھے دن کے بعد رات کے بارہ بجے مجھے میری اہلیہ نے کہا کہ مجھے تو گلٹی نکل آئی ہے۔ (یعنی طاعون کی گلٹی)۔ میں نے بڑی تسلی اور یقین کے ساتھ کہا کہ گھبرائیں نہیں۔ میں صبح ہی حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کا خط لکھ دوں گا۔ چنانچہ میں نے صبح ہی خط لکھ دیا اور میرا خیال ہے کہ وہ خط ابھی قادیان نہیں پہنچا ہو گا کہ وہ گلٹی ناپید ہو گئی (ختم ہو گئی) اور میری اہلیہ بالکل تندرست ہو گئی۔ اسی طرح پھر دوسرے تیسرے دن میرے لڑکے عبدالکریم کو جو ایک سال کا ہو گا اُسے گلٹی نکل آئی۔ میں نے پھر حضور کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھ دیا اور گھر والوں کو بہت تسلی دی۔ چنانچہ وہ گلٹی بھی خود بخود ختم ہو گئی۔ اُس وقت پلیگ کا اس قدر زور تھا کہ روزانہ دو اڑھائی صد آدمی بیماری سے مرتا تھا اور اس شرح موت کا ذکر کمیٹی کی طرف سے روزانہ ہوتا تھا۔''

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء۔ غیر مطبوعہ۔ جلد 11 صفحہ 27-26)

اس بارے میں یہ وضاحت کر دوں کہ جب طاعون پھیلی ہے تو حضرت مسیح موعود نے بعض ہدایات بھی جاری فرمائی تھیں، شاید اُن تک پہنچی نہ ہوں یا انہوں نے اُس کو صحیح طرح سمجھا نہیں ورنہ (رفقاء) تو جو بھی صورتحال ہو فوراً عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کی طرف سے جو بھی ارشاد آئے، وہ ارشاد یا آگے پیچھے ہو گیا ہو یا یہ واقعہ بعد کا ہے یا پہلے کا۔ بہرحال یہ ان کی ایمان کی مضبوطی تو ہے اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ان کے ایمان کو مضبوط کیا بلکہ ان کے بیوی بچوں کو بھی لیکن حضرت مسیح موعود نے اُس وقت جب ہر محلے میں ہر جگہ یہ طاعون پھیل گئی ہے جو ہدایات فرمائی تھیں، وہ یہ تھیں۔ آپ نے ایک جگہ فرمایا تھا کہ ''یہ ہمارا حکم ہے۔ بہتر ہے کہ لاہور کے دوست اشتہار دے دیں کہ جس گھر میں چوہے مریں اور جس کے قریب بیماری ہو، فوراً وہ مکان چھوڑ دینا چاہئے'' (یا لوگ سمجھے کہ یہ صرف لاہور کے لئے ہے۔ لیکن بہرحال ایک عمومی حکم ہے کہ بیماریوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے اور جو وبائیں ہوں اُن کا بہرحال تدارک کرنا چاہئے۔) فرمایا کہ ''فوراً وہ مکان چھوڑ دینا چاہئے اور شہر کے باہر کسی کھلے مکان میں چلا جانا چاہئے۔ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ ظاہری اسباب کو ہاتھ سے نہیں دینا چاہئے۔ گندے اور تنگ و تاریک مکانوں میں رہنا تو ویسے بھی منع ہے خواہ طاعون ہو یا نہ ہو۔ .... ہر ایک پلیدی سے پرہیز رکھنا چاہئے۔ کپڑے صاف ہوں۔ جگہ ستھری ہو۔ بدن پاک رکھا جائے۔ یہ ضروری باتیں ہیں اور دعا اور استغفار میں مصروف رہنا چاہئے''۔ پھر آگے فرماتے ہیں کہ ''حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بھی طاعون ہوئی تھی۔ ایک جگہ مسلمانوں کی فوج گئی ہوئی تھی۔ وہاں سخت طاعون پڑی۔ جب مدینہ شریف میں امیرالمومنین کے پاس خبر پہنچی تو آپ نے حکم لکھ بھیجا کہ فوراً اس جگہ کو چھوڑ دو اور کسی اونچے پہاڑ پر چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ فوج اُس سے محفوظ ہو گئی۔ اُس وقت ایک شخص نے اعتراض بھی کیا کہ کیا آپ خدا تعالیٰ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں؟ فرمایا میں ایک تقدیرِ خداوندی سے دوسری تقدیرِ خداوندی کی طرف بھاگتا ہوں اور وہ کونسا امر ہے جو خدا تعالیٰ کی تقدیر سے باہر ہے۔''

(ملفوظات جلد نہم۔ صفحہ 248)

تو یہ عمومی ہدایت ہے۔ یہ بھی نہیں کہ جان بوجھ کے اپنے آپ کو مشکلات میں ڈالا جائے۔ پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ''خدا تعالیٰ نے دو وعدے اپنی وحی کے ذریعے سے کئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ اس گھر کے رہنے والوں کو طاعون سے بچائے گا جیسا کہ اُس نے فرمایا ہے کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ (-)۔ دوسرا وعدہ اُس کا ہماری جماعت کے متعلق ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ....(ترجمہ) جن لوگوں نے مان لیا ہے اور اپنے ایمان کے ساتھ کسی ظلم کو نہ ملایا۔ ایسے لوگوں کے واسطے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔ اس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہے کہ جماعت کے وہ لوگ بچائے جائیں گے جو پوری طرح سے ہماری ہدایتوں پر عمل کریں اور اپنے اندرونی عیوب اور اپنی غلطیوں کی میل کو دور کر دیں گے۔ اور اپنے نفس کی بدی کی طرف نہ جھکیں گے۔ بہت سے لوگ بیعت کر

کے جاتے ہیں مگر اپنے اعمال درست نہیں کرتے۔صرف ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے کیا بنتا ہے؟ خدا تعالیٰ تو دلوں کے حالات سے واقف ہے۔‘‘

(بدر۔ جلد 6نمبر 14 صفحہ 7۔ مؤرخہ 4/اپریل 1907ء)

پس یہ دو باتیں ہیں جو حضرت مسیح موعود کے وعدے ہیں۔ ہر مشکل، ہر مصیبت، ہر وبا سے بچنے کے لئے ہمیں اپنے ایمانوں کی طرف دیکھنے کی ہر وقت ضرورت ہے کہ کس حد تک ہم اپنے ایمان میں کامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں؟

حضرت مولوی صوفی عطا محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ اب ملنا میرے لئے مشکل تھا (یعنی جن حالات میں وہ تھے ان میں حضرت مسیح موعود سے ملنا مشکل تھا) کیونکہ رخصت تو ملتی نہیں تھی۔ اتفاق سے اخبار میں یہ پڑھا کہ حضرت اقدس جہلم تشریف لا رہے ہیں اور مجھے تو جہلم جانے کی بھی اجازت نہ مل سکتی تھی مگر میں بہت بیقرار تھا۔ گھر والوں کو میں نے کہا کہ کل اتوار ہے اور حضرت اقدس جہلم تشریف لائے ہیں۔ آپ کسی کو بتائیں نہیں، میں جاتا ہوں۔ وقت گاڑی کا بالکل تنگ تھا اور تین میل پر سٹیشن تھا۔ رستہ پہاڑی، رات کا وقت، دن کو بھی لوگوں کو اُس طرف پر چلنا مشکل تھا۔ میں نے خدا پر توکل کیا اور چل پڑا۔ اتفاق سے کوئی بتّی تمام راستہ میرے آگے چلتی گئی۔ شاید کوئی اور آدمی بھی جا رہا ہوگا۔ خدا خدا کر کے پہاڑی رستہ دوڑتے ہوئے طے کیا۔ جب سٹیشن پر پہنچا تو گاڑی بالکل تیار تھی۔ ٹکٹ لیا اور جہلم پہنچا اور حضور کی زیارت سے مشرف ہوا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ رفقاء۔ غیر مطبوعہ۔ جلد 11 صفحہ210-209)

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں اس وقت بالکل نوجوان تھا۔ کپور تھلے میں ایک رات مجھے ایک خواب آیا کہ ایک ہاتھی ہے۔ میں اُس کے نیچے آ گیا ہوں اور اس کا پیٹ میرے اوپر ہے۔ جب صبح ہوئی تو خانصاحب عبدالمجید خان صاحب نے مجھے کہا کہ مولوی صاحب! آج دریائے بیاس میں طغیانی آئی ہوئی ہے اور ہم ہاتھیوں پر بغرضِ سیر و تفریح وہاں دریا کا نظارہ دیکھنے کے لئے جانے کے لئے تیار ہیں۔ آپ بھی ضرور تشریف لے چلیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں نہیں جا سکتا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آج رات میں نے ایک سخت منذر خواب دیکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ میں ہاتھی کے نیچے آ گیا ہوں۔ لیکن وہ یہ خواب سن کر بھی برابر اصرار ہی کرتے رہے اور میں بار بار انکار کرتا کیونکہ میرے قلب پر اس خواب کا بہت بڑا مہیب اثر مستولی ہو رہا تھا۔ اور جب میں نے خانصاحب سے یہ فقرہ سنا کہ وہ فرماتے ہیں کہ دریا پر جانے کے لئے ہاتھیوں پر سوار ہو کر جانا ہے تو ہاتھیوں کا نام سن کر اور بھی میرے دل پر اس خواب کا شدید اثر محسوس ہوا۔ پھر تو میں نے شدت کے ساتھ انکار کیا اور ساتھ جانے سے اعراض کیا۔ پھر خانصاحب کے ساتھ اور کئی دوست بھی جانے کے لئے مصر ہوئے (اصرار کرنے لگے۔) اُن دوستوں کے بے حد اصرار کی وجہ سے آخر میں نے سمجھا کہ قضا و قدر یہی مقدر معلوم ہوتی ہے کہ جو کچھ وقوع میں آنا ہے وہ ہو کر رہے۔ تب میں بادلِ نخواستہ اُن کے ساتھ تیار ہو گیا اور دوستوں نے کئی ہاتھی تیار کئے اور تین ہاتھی تھے یا چار جن پر دوست سوار ہوئے۔ مجھے بھی خانصاحب موصوف نے اپنی معیت میں ایک ہاتھی پر سوار کیا۔ جب دریا پر گئے تو قضاء و قدر نے ظاہری ہاتھیوں کی صورت میں تو اس منذر خواب کی حقیقت ظاہر نہ ہونے دی بلکہ اس کے لئے ایک دوسرا پیرایہ اختیار کیا کہ جب ہم ہاتھیوں سے اُتر کر برلب دریا کھڑے ہو کر نظارہ کرنے لگے تو ایک نوجوان کو دیکھا کہ اس طغیانی کے موقع پر دریا کا پل جو اپنے نیچے کئی درے رکھتا تھا، وہ اس کے قریب کے دَر سے پل کے اوپر سے چھلانگ لگا کر کود پڑتا، پھر پل کے نیچے سے قریب کے دَر سے گزر کر دوسری طرف نکل آتا۔ میں بھی کچھ کچھ تیرا کی جانتا تھا۔ میں نے اُسے کہا کہ بھائی! آپ قریب کے دَر سے گزرتے ہیں، بات تب ہو کہ آپ کسی دور کے دَر سے گزریں۔ اُس نے کہا دریا زوروں پر ہے کیونکہ طغیانی کا موقع ہے۔ اس لئے کسی دور کے درے سے پُل کے نیچے سے گزرنا اس وقت بہت مشکل ہے۔ میں نے کہا تیرا کی آتی ہے تو پھر کس بات کا خوف ہے؟ اُس نے کہا آپ تیرا کی جانتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں! کچھ جانتا ہوں۔ اُس نے کہا پھر آپ ہی گزر کے دکھائیں۔ میں نے کہا بہت اچھا۔ میں نے لنگوٹ پہن کر دور کے دَرے سے گزرنے کی غرض سے پل کے اوپر سے چھلانگ لگائی۔ پہلی دفعہ تو میں درے کے پل کے نیچے سے صاف گزر گیا لیکن دوسری دفعہ پھر اَور دُور کے دَر سے گزرنے کے لئے چھلانگ لگانے لگا۔ جب پل کے اوپر سے میں نے چھلانگ لگائی تو اتفاق سے جہاں میں نے چھلانگ لگائی اور گرا وہ سخت بھنور اور گرداب کی جگہ تھی۔ (یعنی اُس جگہ میں بہت زیادہ بھنور تھا۔) جہاں پانی چکی کی طرح بہت ہی بڑے زور سے چکر کھا رہا تھا۔ میں گرتے ہی اس گرداب میں پھنس گیا اور ہر چند کوشش کی کہ وہاں سے نکل سکوں لیکن میری کوشش عبث ثابت ہوئی۔ آخر میں اسی گرداب میں کچھ وقت تک پانی کی زبردست طاقت کے نیچے دب گیا اور میرے لئے بظاہر اس گرداب سے نکلنا محال ہو گیا۔ اور میری مقابلہ کی قوتیں سب کی سب بیکار ہونے لگیں اور مجھے ایسا محسوس ہوا کہ دو تین منٹ کے اندر اندر اب میری زندگی کا نظام درہم برہم ہو کر میرا کام تمام کر دیا جائیگا۔ اُس وقت سب احباب جو پل کے اوپر سے میری اس حالت کا نظارہ کر رہے تھے وہ شور کرنے لگے کہ ہائے افسوس! مولوی صاحب گرداب میں پھنس کر اپنی زندگی کے آخری دم توڑنے کو ہیں۔ اُس وقت عجیب بات قضاء و قدر کے تصرف کی یہ تھی کہ احباب باوجود واویلا کرنے اور شور مچانے کے کہ میں ڈوب رہا ہوں، اُنہیں یہ بات نہ سوجھ سکی کہ وہ سر سے پگڑی اتار کے ہی میری طرف پھینک دیتے، تا میں اس پگڑی کا ایک سرا پکڑ کر کچھ بچاؤ کی صورت اختیار کر سکتا۔ مگر یہ خیال کسی کی سمجھ میں نہ آ سکا۔ اب میری حالت اس حد تک پہنچ چکی تھی کہ عالمِ اسباب کے لحاظ سے بالکل مایوس کن حالت ہو رہی تھی اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ میری زندگی کا سلسلہ اب صرف چند لمحوں تک ختم ہو جانے والا ہے اور مَیں آخری سانس لے رہا ہوں۔ اتنے میں قضاء و قدر نے ایک دوسرا سین بدلا اور حضرت خالق الاسباب نے حضرت مسیح موعود کی طفیل برکت، جن کی اجازت اور ارشاد کے تحت خاکسار نے کپور تھلے کا سفر اختیار کیا تھا، میری حفاظت اور بچاؤ کے لئے بالکل ایک نئی تجلی قدرت کی نمایاں فرمائی اور وہ اس طرح کہ میں جس گرداب میں غوطے کھا رہا تھا اور کبھی نیچے اور کبھی اوپر اور کبھی پانی کے اندر اور کبھی پانی سے باہر سر نکالتا تھا اور جو کچھ یہ ہو رہا تھا میری طاقت اور اختیار سے باہر کی بات تھی، اُس وقت پانی اپنی طغیانی اور طاقت کے ساتھ مجھ پر پورے طور پر متصرف نظر آتا تھا کہ ناگاہ کسی زبردست ہاتھ نے مجھے اُس گرداب کے چکر سے باہر پھینکا اور زور کے ساتھ اتنا دور پھینکا کہ میں کنارے کی طرف ایک ببول کا بہت بڑا درخت جو دریا کے کنارے سے دریا کے اندر دور تک گھرا پڑا تھا اُس کی شاخ میرے ہاتھ میں محض قدرت کے تصرف سے آ گئی اور میں سنبھل گیا اور شاخوں کا سہارا لے کر دیر تک آرام کی خاطر وہاں خاموش کھڑا رہا۔ پھر خدا کے، ہاں محض حضرت خیر الراحمین کے فضل و کرم سے میں باہر سلامتی کے کنارے تک پہنچ گیا۔ اُس وقت مجھے وہ خواب اور اُس کی یہ تعبیر آنکھوں کے سامنے آ گئی۔ اور مجھے اُس وقت یہ بھی معلوم ہوا کہ قضاء و قدر رؤیا میں ہاتھی کے نیچے آنے کی تعبیر میں کبھی ہاتھی کی جگہ کوئی دوسری آفت بھی ظاہر کر دیتی ہے۔ حالانکہ اس سفر میں ہاتھی پر ہی ہم سوار ہو کر دریا پر پہنچے لیکن رؤیا کا انذاری پہلو ہاتھی کی جگہ دریا کے حادثہ کی صورت میں ظاہر ہوا۔ دوسرے مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ گرداب سے میرا بچ جانا بطفیل برکات حضرت مسیح موعود ہوا تھا اور آپ کی اجازت اور ارشاد کے ماتحت میرا کپور تھلے میں آنا اور خدمتِ سلسلہ میں (دعوت الی اللہ) کا کام کرنا، اس کی وجہ سے میں ہلاکت سے بچایا گیا ورنہ اسباب کے لحاظ سے حالات بالکل مایوس کن نظر آتے تھے۔‘‘

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ رفقاء۔ غیر مطبوعہ۔ جلد 10 صفحہ28 ,25 ,19)

تو یہ واقعات بھی (رفقاء) کی ایمانی حالت اور حضرت مسیح موعود پر یقین کا اظہار کرتے ہیں۔

حضرت مولوی صاحب نے جس طرح بیان فرمایا ہے اگر کوئی دنیا دار ہوتا تو اس کو اتفاقی بات قرار دیتا کہ اتفاق ایسا ہوا کہ دریا نے مجھے پھینک دیا۔ لیکن حضرت مولوی صاحب نے دین کی خاطر سفر کو اور حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کو اس کی وجہ قرار دیا۔ تو یہ ہے جو ایمانی حالت ہے جو ہم سب میں پیدا ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

جلسہ یوم خلافت

مکرم فضل احمد انجم صاحب معلم وقف جدید صابن دستی ضلع بدین تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت صابن دستی ضلع بدین کو 27 مئی 2012ء کو جلسہ یوم خلافت منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ کی صدارت مکرم رفیق احمد صاحب صدر جماعت صابن دستی نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم عتیق احمد صاحب قائد ضلع بدین نے خلافت جوبلی پر لیا گیا عہد دہرایا اور تقریر کی۔ بعدازاں خاکسار نے خلافت کے حوالہ سے تقریر کی۔ آخر پر صدر صاحب نے دعا کروا کر اس بابرکت تقریب کا اختتام کیا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھے اور ہمارا ہر اٹھنے والا قدم خلافت سے وابستگی میں ہو۔

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چاردیواری اور کم ازکم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید وفروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کرلیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

جلسہ یوم خلافت

مکرم قدیر احمد طاہر صاحب معلم وقف جدید نسیم آباد فارم ضلع عمر کوٹ لکھتے ہیں۔

27 مئی 2012ء بوقت صبح 8 بجے نسیم آباد فارم کے ایک مقام ''گوٹھ علی گل'' میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے خلافت کی برکات کے حوالے سے تقریر کی اور دعا کروائی یہاں حاضری 18 افراد کی تھی۔

27 مئی 2012ء کو ہی بعد از نماز عصر نسیم آباد فارم کے دوسرے مقام گوٹھ چوہدری محمد امین واہلہ میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے تقریر کی اور دعا کروائی۔ حاضری 14 رہی۔ بعد میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

27 مئی 2012ء کو بعد از نماز مغرب نسیم آباد فارم میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت محترم چوہدری ناصر احمد واہلہ صاحب امیر ضلع عمر کوٹ نے کی۔

تلاوت اور نظم کے بعد محترم وسیم احمد صاحب قائد مجلس نسیم آباد فارم نے تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے برکات خلافت اور ہماری ذمہ داریوں کے حوالے سے تقریر کی۔

محترم چوہدری ناصر احمد واہلہ صاحب امیر ضلع عمر کوٹ نے صد سالہ خلافت جوبلی والا عہد دہرایا۔ آخر پر امیر صاحب ضلع نے دعا کروائی۔ اور تمام افراد میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ حاضری 45 رہی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسیم آباد فارم کے تینوں مقامات پر جلسے ہوئے جن میں کل 77/افراد نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ خلافت حقہ سے وابستہ رکھے۔ آمین

☆......☆......☆

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں

جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ میٹرک/ ایف اے کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ جو بھی بچے بطور واقف زندگی جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کی خواہش رکھتے ہوں ان کو داخلہ کی تیاری کیلئے درج ذیل باتوں پر خاص توجہ دینی چاہئے۔

1۔ پانچوں نمازیں باقاعدہ ادا کریں۔

2۔ روزانہ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کریں۔

3۔ قرآن کریم ناظرہ درست تلفظ کے ساتھ سیکھیں۔

4۔ کتب حضرت مسیح موعود اور ملفوظات میں سے کچھ حصہ روزانہ پڑھیں نیز روزنامہ الفضل کے پہلے صفحہ کو بھی ضرور پڑھتے رہیں۔

5۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایم ٹی اے پر خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنیں۔

6۔ ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جامعہ احمدیہ کے طلبہ کے ساتھ کلاسز دیکھیں اور سنیں۔

7۔ مقامی جماعت میں ہونے والے درس ضرور سنیں۔

8۔ بنیادی جماعتی تاریخ سے واقفیت حاصل کریں۔

9۔ حضرت اقدس مسیح موعود کے خاندان اور خلفاء کے متعلق معلومات خاص طور پر حاصل کریں۔

10۔ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی شائع کردہ کتب ''دینی معلومات'' اور ''معلومات'' کو اچھی طرح پڑھ لیں تاکہ اس میں سے کوئی سوال پوچھنے پر جواب دے سکیں۔

11۔ روزنامہ الفضل باقاعدگی سے پڑھیں۔

12۔ پانچ بنیادی اخلاق (سچ کی عادت، نرم اور پاک زبان کا استعمال، وسعت حوصلہ، ہمدردی خلق اور مضبوط عزم وہمت) پر کاربند ہوں۔

13۔ قناعت کی عادت ڈالیں۔

14۔ اردو زبان کا بنیادی علم حاصل کریں۔ روزنامہ الفضل، جماعتی رسائل ماہنامہ خالد اور تشحیذ الاذہان وغیرہ باقاعدگی سے پڑھیں۔

15۔ آپس میں اردو بول چال کی مشق کریں۔

16۔ اردو کے علاوہ انگریزی اخبارات بھی دیکھنے کی عادت ڈالیں۔

17۔ انگریزی اخبار میں سے کوئی خبر پڑھ کر سنانے کی مشق کریں۔

18۔ میٹرک تک کی انگلش اور اس کی گرائمر کو پختہ کریں۔

19۔ میٹرک تک کی عربی کا بنیادی علم حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکالت تعلیم تحریک جدید ربوہ)

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاددہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

☆......☆......☆......☆

حب سعال
کھانسی خشک ہو یا تر ہر دو میں مفید ہے۔
(چوسنے کی گولیاں)
قند شفاء
نزلہ، زکام اور فلو کیلئے انسٹنٹ جوشاندہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون 0476211538 ٹیلیفیکس 0476212382

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ، کامیاب علاج
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
1954 NASIR ناصر 2012
دنیائے طب کی خدمات کے 58 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
TEL.047-6211434,6212434, FAX: 6213966

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) (تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

ٹنی برمدر ٹنکچر (سپیشل)
معدہ و پیٹ کی تمام تکالیف، تیزابیت، جلن، درد، السر بدہضمی گیس، قبض اور بھوک کی کمی ایک مکمل دوا ہے۔
(رعائتی قیمت پیکنگ 25ML-/140 روپے 120ML - /500 روپے)

جگر ٹانک GHP-512/GH
جگر کی جملہ تکالیف کو دور کرنے اور ہر قسم کے یرقان سے بچاؤ یا اس کے بداثرات ختم کرنے کے علاوہ جگر کی طاقت کیلئے مؤثر دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

ربوہ میں طلوع وغروب 19 جون

طلوع فجر	3:32
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	7:18

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد

مارچ 1984ء میں مینیجر الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی گئی جس میں یہ ذکر تھا کہ ماہ فروری 1984ء میں الفضل کی اشاعت سات ہزار تھی (خطبہ نمبر کی اشاعت آٹھ ہزار تھی) اس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔

''ابھی تک اشاعت تھوڑی ہے۔ دس ہزار تو میں نے کم سے کم کہی تھی۔ پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔''

حضور انور کا یہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے ہم احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم حضور کے اس ارشاد کو بھی پورا نہیں کر سکے کہ اشاعت کم از کم دس ہزار ہو جبکہ حضور کا اصل منشاء مبارک یہ تھا کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔ خاکسار اس نوٹ کے ذریعہ تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اور ذیلی تنظیموں انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ براہ کرم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ حضور انور کا ارشاد پورا کرنے میں ہی برکت ہے یہی تمام سعادتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ تمام احباب کے گھر میں روحانیت کی اس نہر کا پہنچنا ضروری ہے۔ اگر ہر احمدی گھر میں اخبار پہنچ جائے تو اشاعت بیس ہزار سے بھی اوپر جا سکتی ہے۔ تمام عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے فرائض کا ایک حصہ الفضل کی اشاعت میں اضافہ قرار دیں اور اس وقت تک چین نہ لیں جب تک حضور کا یہ ارشاد پورا کرنے کی سعادت نہ حاصل کریں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اس مرحلے پر خاکسار عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے کہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور ہمیں حضور کے بابرکت ارشاد پر پورے طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف کرے اور تمام ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(خاکسار۔ مینیجر روزنامہ الفضل)

ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 24 جون 2012ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کے لئے تشریف لائیں گے۔

ضرورت مند احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

البشیرز پیج
اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

انگریزی ادویات وٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک باعتماد ادارہ
ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

موٹاپا ختم
ایک ایسی دوا جس کے چھ ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے وزن 40 پونڈ تک کم ہو جاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

By Sahib Jee
فیبرکس گیلری
گل احمد 2012ء اور کاٹن ولان کی فینسی ورائٹی کا بہترین مرکز
0092-47-6214300

FR-10

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

دلہن جیولرز
04236684032
03009491442
طالب دعا قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون: 2632606-2642605
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد

داؤد آٹوز
DASCO BEST QUALITY PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ، کلٹس
خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب دعا داؤد احمد، محمد عباس احمد، محمود احمد، ناصر الیاس
بادامی باغ لاہور 13-KA آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

UNIVERSAL ENTERPRISES
Dealers of Pakistan Steel Mills & Importers
Deals in all kind of products
HR, CR, GP coils & Sheets
Talb-e-Dua: Mian Zahid Iqbal
S/O Mian Mubarik Ali (Late
universalenterprises1@hotmail.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

ڈاولینس، پیل، ویوز، ہائر، سپرایشیاء
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویو اوون کوکنگ رینج ٹیلی ویژن ایئر کولر
اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں
خوشخبری
لاہور میں کسی بھی جگہ موبائل ٹاور ہو یا نہ ہو۔
MTA مکمل -/3000 روپے میں چالو کروائیں
2 فٹ ڈش فری ہوم ڈلیوری
فخر الیکٹرونکس
طالب دعا: افتخار انوار، شیخ انوار الحق
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
042-37223347,37239347,37113346,0300-9403614

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ
047-6214458

لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے رابطہ کریں۔
نیز زرعی رقبہ جات کی خرید وفروخت کا مرکز
علی اسٹیٹ
ALI TRADERS Exporter & Importer
459-G4 جوہر ٹاؤن لاہور۔ پاکستان
0321-9425121
چیف ایگزیکٹو چوہدری محمود احمد
03008425121
Tel+92-42-35290010-11 Fax:42-35290011
Email:alishahkarpk@hotmail.com